حج ابراہیمی

حجۃ الاسلام والمسلمین مہدی مہدوی پور

عصر حاضر کے نامور ایرانی مفکر اور ہندوستان میں حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ کے نمائندہ حجت الاسلام والمسلمین مہدی مہدوی پور نے حج کانفرنس کے افتتاحیہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بعض اہم موضوعات کی طرف اشارہ کیا جس کا ترجمہ حاضر خدمت ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیۡ کِتَابِ الۡحَکِیۡم :

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًاوَّھُدًی لِلۡعَالَمِیۡنَ۔(سورۂ آل عمران،آیت ۹۶)

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

''وہ پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا، مکہ میں واقع خانۂ کعبہ ہے، جو کہ مبارک و بابرکت گھر ہے اور دنیا والوں کی ہدایت کا سرچشمہ ہے''۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ حج کے اغراض ومقاصد کی وضاحت کے لئے اس عظیم کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران اور حج کمیٹی دہلی کے اہلکاروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس اجتماع میں ہندوستان کے نامور عالموں دانشورں اور علمی وسیاسی شخصیتوں کے علاوہ ایرانی حجاج کے سرپرست اور رہبر معظم کے نمائندے حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین جناب حاج آقای قاضی عسکر اور ان کے ہمراہ دیگر ایرانی مہمانوں کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

حج کا پہلو صرف اس کا انفرادی وعبادی ہونا نہیں ہے بلکہ یہ ہمہ جانبہ اور مختلف عبادی پہلوؤں کا حامل ہے۔ حج ایک طرف باطنی طہارت، ذہنی پاکیزگی دل کو آلودگیوں اور کثافتوں سے دور کرنے، خودپسندیوں سے دوری اختیار کرنے اور انسان کے باطن میں توحید کی تعمیل کا بہترین وسیلہ ہے اور دوسری طرف امت اسلامیہ کی وحدت کا مظہر ہے کیونکہ دنیا کی تمام اقوام مختلف زبان ورنگ ونسل وقومیت والے لوگ اور مختلف النوع عہدہ ومقام ومرتبہ کے حامل افراد سرزمین حجاز پر جمع ہوجاتے ہیں۔ یہ تمام لوگ ایک سمت ایک گھر کے اردگرد ایک ہی لباس میں طواف کرتے ہوئے نظر

آتے ہیں اور اقوام عالم کے درمیان ہم آہنگی اور ہمبستگی کا دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔

حضرت امام خمینیؒ جو کہ حالیہ صدی میں اسلامی ومذہبی افکار میں تبدیلی لانے کا سرچشمہ تھے، ایران کے اسلامی انقلاب کی برکت سے دینی حقائق کو واضح وآشکار کرنے میں کامیاب ہوئے اور دینی افکار کو ہر طرح کی کج فہمی اور افراط وتفریط کے بغیر بالکل سادہ ، آسان اور عام فہم انداز میں پیش کیا۔ وہ حج کے موضوع کو بہت اہم قرار دیتے تھے۔ وہ فریضۂ حج کو حج ابراہیمی کے نام سے تعبیر کرتے تھے وہ ہر سال دنیا کے تمام حجاج کرام کو خطاب کرتے ہوئے جامع اور اثر انگیز پیغامات جاری کیا کرتے تھے۔ وہ حج بیت اللہ کو دنیا کے مختلف علاقوں سے جمع ہونے والی مختلف قوموں کے درمیان عالم اسلام کے مسائل ومصائب کے سلسلے میں گفتگو وتبادلۂ خیال کا بہترین موقع جانتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اپنے مسائل کو حل کرنے کے لئے مسلمانوں کو ٹھوس اور اٹل ارادہ اور باہمی اتحاد سے کام لینا چاہیئے۔ وہ ارشاد فرماتے تھے کہ حج ایک بے مثال سالانہ اجتماع اور اسلامی اخوت وبرادری کی عظیم الشان نمائش ہے۔ پس حج کو عالم اسلام کی عظیم سیاسی وسماجی تحریکوں کا مرکز قرار دینا چاہیئے۔ وہ حج کے عبادی مناسک کے ساتھ ہی اس کے سیاسی اور عرفانی مناسک ہونے کے بھی قائل تھے اور مشرکین سے برأت وبیزاری کے اعلان کو حج کے سیاسی ارکان اور واجبات میں شمار کرتے تھے۔ وہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ حج قرآن کی مانند ہے جس سے سبھی لوگ استفادہ کرتے ہیں لیکن مفکرین اور امت اسلامیہ کے درد سے آشنا لوگ اگر قرآن کے علوم ومعارف کے دریا میں غوطہ لگائیں اور سیاسی وسماجی احکام کے سلسلے میں فکروعمل سے نہ کترائیں تو انہیں اس دریا کے صدف سے ہدایت ورشد اور حکمت وآزادی کے گرانقدر موتی ضرور حاصل ہوں گے۔

امام خمینیؒ فرماتے تھے کہ حج صرف حرکات ، اعمال اور لفظوں کا مجموعہ نہیں ہے کیونکہ ان ظاہری چیزوں سے انسان خدا تک رسائی نہیں حاصل کرسکتا ہے بلکہ اہم تو ان اعمال کے باطنی صفات کی طرف توجہ ہے اور مناسک حج درحقیقت توحیدی زندگی کے اعمال ہیں۔ مشرکین سے اظہار برائت وبیزاری کے بغیر جو حج کیا جاتا ہے اس میں حج کی حقیقی روح نہیں پائی جاتی اور جس حج سے ظالمین اور ستمگروں کی نابودی ممکن نہ ہو وہ حج نہیں ہے۔

درحقیقت امام خمینیؒ اور رہبر معظم حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای، حفظہ اللہ کے پیغامات حج کا مجموعہ دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتا ہے جس میں حج کے مختلف موضوعات اور عالم اسلام

کے مسائل ومشکلات کے حل اور مسلمانوں کی عزت وسربلندی کے لئے حج جیسی عظیم عالمی کانگریس کی اعلیٰ صلاحیتوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

حاجی کے لئے بہترین چیز یہ جاننا ہے کہ وہ کہاں جارہا ہے؟ کس کی دعوت پر لبیک کہہ رہا ہے اور وہ کس کا مہمان ہے؟ اس دعوت ومہمانی کے آداب کیا ہیں؟ اور اس عظیم سالانہ اجتماع کا مقصد کیا ہے؟

مثلاً رمیٔ جمرات اور شیطان پر کنکری مارنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ حاجی شیاطین جن وانس اور ظاہری و باطنی شیطانوں بالخصوص عصر حاضر کے سب سے بڑے شیطان کے خلاف جدوجہد میں سرگرم رہے اور پتھر مارنا اس جدوجہد اور جہاد کی علامت ہے۔

خداوند عالم نے حج کو قیاماً للنّاس یعنی عوام کی استواری واستحکام کا سرمایہ اور ھُدیً لّلعالمین یعنی دنیا بھر کے لوگوں کی ہدایت کا باعث قرار دیا ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حج ایک انفرادی عبادت سے بڑھ کر ہے۔

امید ہے کہ اس قسم کے اجلاس اس عظیم عبادت کے دیگر اہم پہلوؤں کے بارے میں غور وفکر کا باعث ہوں گے اور تمام مسلمان حج ابراہیمی سے بخوبی واقف ہوجائیں گے اور عالم اسلام کے اہم مسائل کو حل کرنے کے لئے اس عظیم سالانہ عالمی کانگریس سے بھرپور اور لازمی فائدہ حاصل کیا جاسکے گا۔

والسّلام